ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

فرہنگِ مشترک۔ گوہر نوشاہی کا لسانی کارنامہ

FARHANG-E-MUSHTARAK-THE LINGUISTIC ACHIEVEMEMT OF GOHAR NOSHAHI

* ظفر علی قریشی

** ڈاکٹر عطاء الرحمٰن میو

ABSTRACT:
Dr. Gohar Noshahi's achievements in Urdu language and literature show his sincerity, mental commitment, hard work and tireless efforts day and night. He was an authoritative researcher. He has worked in the field of education for 34 years at homeland and abroad. He has a long career in education and teaching. Dr. Gohar Noshahi has rendered invaluable services in the field of research. One of the most important literary works of Gohar Noshahi is "Farhang-e-Mushtarak". This book is an international masterpiece of Dr. Gohar Noshahi. It is a book of about 558 pages. This book combines the common synonyms of a language spoken in 10 countries. This was not an easy task. This book was compiled by Dr. Gohar Noshahi for the mutual purposes of the Economic Cooperation Organization (ECO).

Keywords: *Dr. Gohar Noshahi, achievements, authoritative, invaluable services, literary works, synonyms , masterpiece, mutual purposes,*

کلیدی الفاظ:

پیامبر، مقصدِ حیات، عملِ پیہم، جد و جہد، چشم و چراغ، شاہکار، قدر افزائی، تحسینی کلمات، یگانگت، رسم الخط، طلائی، نقشِ ثانی، فکر و دانش، محاسن، عرق ریزی، تہذیبی، ثقافت، بازیافت، بے اعتنائی، اساطیری، گوہرِ یکتا، گوہرِ ثانی۔

سچی بات تو یہ ہے کہ خدا کا نائب کہلانے کے حق دار وہ لوگ ہیں جو امن اور سلامتی کے پیامبر ہیں اور اپنے مقصدِ حیات میں مثبت رویوں کے تسلسل سے ایک ناقابلِ یقین عروج حاصل کر لیتے ہیں۔ ایسے افراد آٹے میں نمک کے برابر ہی سہی، لیکن ہر شعبہ زندگی میں مل جائیں گے۔ جب ہم اردو زبان وادب کے افق پر نظر دوڑائیں تو کچھ ایسے درخشاں ستارے ہیں، ماہتاب بھی جن کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ انھیں میں سے ایک روشن ستارا "ڈاکٹر گوہر نوشاہی" ہے، جس نے ساری عمر شمع کی مانند جل کر دیدۂ اغیار کو بینا کیا۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے اردو زبان وادب میں جو کارنامے انجام دیے ان میں اُن کا پورا خلوص، ذہنی وابستگی، عملِ پیہم اور شب و رُوز کی انتھک کاوش دکھائی دیتی ہے۔ خود کو منوانے کے لئے قطرے سے گوہر ہونے تک ایک مثالی اور صبر آزما جدوجہد کی ہے۔ علم وادب میں تحقیق کے کٹھن مراحل سے گزر کر وہ گوہر نوشاہی بنے اور یہ ثابت کیا کہ:

آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر (۱)

دیارِ علم وادب میں وہ اپنے قلمی نام ڈاکٹر گوہر نوشاہی کے نام سے پہچان رکھتے ہیں، لیکن اُن کا اصل نام "فضل میراں" ہے، جو اُن کی میٹرک کی سند پر بھی درج ہے۔ لیکن اُن کی ایم اے کی ڈگری پر 'فضل میراں گوہر نوشاہی' لکھا ہے۔ اُن کی تاریخِ پیدائش بمطابق سندِ میٹرک 15 جون 1940ء ہے۔ اُن کے والدِ محترم کا نام "الحاج مولانا محمد حیات نوشاہی" ہے۔ وہ شرق پور ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ اُنھوں نے چشتیہ ہائی سکول لاہور سے مارچ 1957ء میں میٹرک کیا۔

---

* پی ایچ۔ڈی اُردو اسکالر لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

جون 1965ء میں اوری اینٹل کالج پنجاب یونی ورسٹی لاہور سے ایم۔اے اُردو کیا۔شروع سے ہی اردو علم و ادب کی جانب طبعی رجحان تھا، اس لئے اسی میدان میں اپنا تعلیمی سفر جاری رکھا۔لہٰذا اوری اینٹل کالج پنجاب یونی ورسٹی سے ہی پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔اُن کے پی ایچ ڈی کے مقالے کا عنوان "لاہور کے چشتی خاندان کی اردو خدمات" ہے۔یہ ایک دیندار گھرانے کا شاندار، جاندار اور علم و ادب کی دنیا میں حقیقی طور پر اضافہ کیا جانے والا مقالہ تھا۔انھوں نے تدریسی شعبہ میں مُلک اور بیرونِ مُلک 34 سال تک ملازمت کی ہے۔اُن کی تعلیمی اور تدریسی زندگی کا ایک طویل دور ہے۔ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے تحقیق کے شعبہ میں گراں قدر خدمات انجام دیں ہیں۔وہ ایک مستند محقق تھے۔ڈاکٹر مصطفیٰ خان (ڈی لٹ) سندھ یونی ورسٹی، حیدرآباد نے ڈاکٹر گوہر نوشاہی کے مقالے اور اُن کی شخصیت کے بارے میں کہا تھا کہ:

> "جناب گوہر نوشاہی بہت پختہ مشق مصنف ہیں اور خوش قسمتی سے وہ ایسے خاندان کے چشم و چراغ ہیں جس کے تقدس میں کوئی شک نہیں۔اس خاندان کے اور خود گوہر نوشاہی کے پاس ایسے قلمی نسخے، قلمی بیاضیں اور روزنامچے موجود ہیں جو دوسرے کسی کتب خانے میں نہیں ہیں۔محترم نے یہ مقالہ لکھ کر ہماری علمی اور تاریخی معلومات میں بہت اضافہ کیا ہے اور بکثرت نئے ماخذوں کی نشان دہی کی ہے۔" (۲)

ڈاکٹر وحید قریشی (ڈی لٹ) نے بھی گوہر نوشاہی کے مقالے کے بارے میں یوں داد دی ہے:

> "اردو ادب کی تاریخ کے ایک نامعلوم گوشے کو منور کرنے میں نوشاہی صاحب نے جو محنت اُٹھائی ہے وہ قابلِ داد ہے۔پنجاب میں اردو ادب کی تاریخ اِس تحقیقی مقالے سے ایک نئے زاویے سے ہمارے سامنے آئی ہے۔یہ مقالہ اپنی قدر و قیمت کے اعتبار سے دقیق ہے۔میں اس اہم کارنامے پر عزیز موصوف کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔"(۳)

گوہر نوشاہی کے بہت سے ادبی معرکوں میں سے ایک اہم تالیف "فرہنگِ مشترک" ہے۔یہ کتاب ڈاکٹر گوہر نوشاہی کا ایک بین الاقوامی شاہکار ہے۔تقریباً 558 صفحات کی کتاب ہے۔اس کتاب میں 10 ممالک میں بولی جانے والی زبان کے مشترکہ ہم معانی الفاظ کو تلاش کرکے یکجا کیا گیا ہے۔یہ کوئی سہل کام نہیں تھا۔یہ کتاب ایک ریجنل تنظیم (Economic Cooperation Organization) ECO کے باہمی مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے تالیف کی تھی۔اس تنظیم میں دس ممالک شامل ہیں، افغانستان، آذربائی جان، ایران، قازقستان، قارغزی ریپبلک، پاکستان، ترکی، ترکمانستان اور ازبکستان۔ڈاکٹر گوہر نوشاہی اور پاکستان کے لئے اس کتاب کی تالیف ایک اعزاز کی بات تھی۔کتاب کے مکمل تعارف اور اس کے محاسن و فوائد کا جائزہ لینے سے پہلے مذکورہ بالا تنظیم ای سی او(ECO) کا تعارف اور اس کے بنیادی مقاصد کا ایک مختصر جائزہ ضروری ہے۔

ای سی او کی ویب سائٹ پر اس کی History تاریخی تعارف موجود ہے۔اُس کا اردو ترجمہ کچھ یوں ہے:

> "اکنامک کوآپریشن آرگنائزیشن (ECO) ایک بین الحکومتی علاقائی تنظیم ہے جو یورپ۔قوقاسس اور وسطی ایشیا، مشرقِ وسطیٰ اور جنوبی ایشیا کے 460 ملین سے زائد باشندوں اور 8 ملین مربع کلومیٹر سے زیادہ روس کو خلیج فارس اور چین کو یورپ سے ملانے والی ہے۔تنظیم کا مجموعی مقصد اس کے رکن ممالک اور خطے کی پائیدار معاشی ترقی ہے۔ایران پاکستان اور ترکی نے 1964ء میں علاقائی تعاون برائے ترقی (آر۔سی۔ڈی) قائم کی تھی۔تنظیم کو 1985ء میں "ای۔سی۔او" کے نام سے موسوم کیا گیا۔1992ء میں اور سوویت یونین کے خاتمے کے بعد، اسلامی جمہوریہ افغانستان اور چھ سابقہ سوویت جمہوریہ یعنی جمہوریہ آذربائی جان جمہوریہ قازقستان، جمہوریہ کرغیز، تاجکستان، ترکمانستان اور جمہوریہ ازبکستان بھی شامل ہوئی یہ تنظیم، ایشیا اور اس سے آگے کے سب سے بڑے علاقائی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

بلاکس میں سے ایک ہے۔ گذشتہ تین دہائیوں یااس سے زائد عرصے سے، ای سی او کے رکن ممالک اپنی مشترکہ کاوشوں کی بدولت علاقائی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے تعاون کر رہے ہیں۔ مشترکہ ثقافتی اور تاریخی تعلقات کے علاوہ وہ موجودہ بنیادی ڈھانچے اور کاروباری روابط کو خواہشات واُمیدوں کو ٹھوس حقیقت میں بدلنے کے لئے کامیاب رہے ہیں۔ چودھویں ای سی او سمٹ ۴ مارچ، 2021ء کو "کرونا وبا کے بعد علاقائی، اقتصادی تعاون" کے موضوع کے تحت عملی طور پر بلائی گئی تھی۔ رکن ممالک کے سربراہان نے مختلف اہم اقدامات کی سفارش کی۔ جس کا مقصد کرونا وبا کے بعد خطے میں ترقی کے عمل کو آگے بڑھایا جائے۔"(۴)

فرہنگِ مشترک کی پذیرائی پاکستان، ایران اور ای سی او کے تمام ممالک نے کی۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اسطرح بھی لگایا جا سکتا ہے پاکستان کے تمام اخبارات نے اس کتاب کی تعارفی تقریب کی خبر شائع کی۔ ملک کے دو معروف اخباروں، روزنامہ جنگ اور نوائے وقت نے 10 اکتوبر، 1997ء کو یہ خبر شائع کی:

"مقتدرہ کی شائع کردہ کتاب "فرہنگِ مشترک" کی تعارفی تقریب"

پاکستان کے ثقافتی اور ادبی حلقوں کو مقتدرہ قومی زبان کی شائع کردہ کتاب "فرہنگِ مشترک" سے متعارف کرانے اور اس کے مصنف ڈاکٹر گوہر نوشاہی کی علمی قدر افزائی کے لئے دفتر کونسلر اسلامی جمہوریہ ایران، مقتدرہ قومی زبان اور ثقافتی انجمن ای سی او مشترکہ طور پر ایک تعارفی تقریب 13 اکتوبر 1997ء بروز سوموار ہالیڈے اِن ہوٹل اسلام آباد میں سہ پہر ۴ بجے منعقد کر رہے ہیں۔ جس میں وفاقی وزیر ثقافت و سیاحت شیخ رشید مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ جبکہ مقررین میں آقا علی ذوعلم رایزن و ثقافتی نمائندہ اسلامی جمہوریہ ایران احمد حسن دانی صدر انجمن فرہنگی ای سی او، افتخار عارف صدر نشین مقتدرہ قومی زبان، پروفیسر فتح محمد ملک، محمد ابوالفضل اور ڈاکٹر عارف نوشاہی شامل ہوں گے۔"(۵)

روزنامہ پاکستان نے بھی 10 اکتوبر 1997ء کو یہ خبر شائع کی:

" فرہنگِ مشترک" کی تعارفی تقریب 13 اکتوبر کو ہو گی"

مقتدرہ قومی زبان کی شائع کردہ کتاب "فرہنگ مشترک" کی تعارفی تقریب 13 اکتوبر بروز سوموار ہالیڈے اِن ہوٹل میں ہو گی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی وفاقی وزیرِ ثقافت و سیاحت شیخ رشید ہوں گے۔ مقررین میں ثقافتی نمائندہ ایران آقا علی زوعلم، صدر انجمن فرہنگی ای سی او احمد حسن دانی، صدر نشین مقتدرہ قومی زبان افتخار عارف، معروف نقاد فتح محمد ملک، محمد ابوالفضل اور ڈاکٹر عارف نوشاہی ہونگے۔"(۶)

انگریزی روزنامہ دی پاکستان ٹائم نے بھی اس کتاب کی خبر شائع کی:

ISALAMABAD: Counsellor Islamic Republic Iran, NLA and Cultural Society of ECO, countries are jointly launching " Farhan-e-Mushtarka " by Dr. Gohar Noshahi, on Monday at Holiday Inn Hotel, Islamabad at 4.00 pm, says a press release.Sheikh Rashid Ahmed, Federal Minister for Cultural & Tourism has kindly consented to be the Chief Gust.Among the speakers include Agha Ali Zouelm, Cultural Counsellor, Islamic Republic Iran, Islamabad, Dr. Ahmed Hassan Dani, President Anjuman ECO Countries,

Iftikhar Arif, Cahirman NLA, Prof Fateh Muhammad Malik, Muhammad AbduAlfazal and Dr. Arif Noshahi. (7)

روزنامہ "آبزرور" پاکستان نے بھی کتاب کی تقریب کی خبر شائع کی:

"**Book launching**

ISALABAD- Counsellor islamic Republic of Iran, NLA and Cultural Society of ECO countries are jointly launching " Farhang-e-Mushtarak" by Dr. Guhar Noshahi, on October 13 at Holiday Inn Hotel, Islamabad, at 4.00 pm. Sheikh Rashid Ahmed, Federal minister for Cultural and Tourism will be the chief guest. Among the speakers include Agha Ali Zouelm, Cultural Councilor, Islamic Republic Iran, Islamabad. Dr. Ahmed Hassan Dani, President Anjuman ECO countries, Iftikhar Arif, Chairman NLA, Prof Fateh Muhammad Malik, Muhammad Abu Alfazal and Dr. Arif Noshahi. (8)"

اسی طرح اس کتاب کی تقریب رونمائی کی خبر اور تقریب میں شریک مقررین کی آرا و تحسینی کلمات کو بھی ملک کے نامور اخبارات نے شائع کیا۔روزنامہ جنگ نے 13 اکتوبر 1997ء کو منعقد ہونے والی اس تقریب میں شریک معزز مقررین کی اظہارِ رائے کو نمایاں صفحے پر شائع کیا۔ چند جھلکیاں دیکھیے:

"مقتدرہ قومی زبان کی شائع کردہ کتاب "فرہنگِ مشترک" کیت عارفی تقریب دفتر ثقافتی نمائندہ اسلامی جمہوریہ ایران ثقافتی انجمن ای سی او اور مقتدرہ قومی زبان کے زیرِ اہتمام یہاں ہوئی۔ مہمانِ خصوصی وفاقی وزیرِ ثقافت و سیاحت شیخ رشید احمد تھے۔ انھوں نے کتاب کو مرتب کرنے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ای سی او ممالک میں بسنے والے لوگ اپنے اپنے مخصوص ممالک اور وطن رکھنے کے باوجود تہذیبی، ثقافتی اور روحانی اعتبار سے ایک قوم اور ایک ملت کہلانے کے مستحق ہیں۔ مقتدرہ کے چیئرمین افتخار عارف نے کہا کہ زبان ہر ثقافت میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ فرہنگِ مشترک کے ذریعے ہم نے اپنی اسی بنیادی اور اساسی مرکز کی بازیافت کی ہے انھوں نے کتاب کے مصنف ڈاکٹر گوہر نوشاہی کی اس کتاب کی تدوین کے سلسلے میں کوششوں کو سراہا اور کہا کہ فی الحال فرہنگِ مشترک پانچ ہزار الفاظ پر مبنی ہے، لیکن آئندہ اس کتاب کا ایڈیشن اس سے کہیں زیادہ الفاظ پر مشتمل ہو گا۔ تقریب سے ڈاکٹر عارف نوشاہی، محمد ابو الافضل، آقائے علی ذو علم، پروفیسر فتح محمد ملک اور ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے بھی خطاب کیا۔"(۹)

معروف روزنامہ نوائے وقت نے بھی تعارفی تقریب کو اپنے اخبار میں نمایاں جگہ دی:

"وفاقی وزیر برائے ثقافت و سیاحت شیخ رشید احمد نے کہا کہ موجودہ دور میں امتِ مسلمہ کو باہمی محبت یگانگت اور اخوت کے فروغ کی اشد ضرورت ہے۔ اس ضمن میں اہل علم حضرات کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور مسلم ممالک کے برادر عوام کے مابین اخوت و یگانگت کے رشتوں کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی کوشش تیز کر دینی چاہیے۔ وہ پیر کے روز اسلام اباد میں دفتر ثقافتی نمائندہ اسلامی جمہوریہ ایران، مقتدرہ قومی زبان و ثقافتی انجمن ای سی او کے زیرِ اہتمام ڈاکٹر گوہر نوشاہی کی تالیف فرہنگِ مشترک کی تقریبِ رونمائی سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے مقتدرہ قومی زبان کی جانب سے ای سی او ممالک میں بولی جانے والی زبانوں کے مشترک الفاظ پر مشتمل لغت کی تیاری پر نہایت خوشی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

ہے۔ یہ لغت اس امر کا ثبوت ہے کہ ان برادر ممالک کے عوام کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ایران کے ثقافتی کونصلر آقائے علی ذوالعلم نے اپنے خطاب میں کہا کہ اُمتِ مسلمہ کے درمیان حضورِ اکرم ﷺ کی محبت و عقیدت ایک ایسی مضبوط زنجیر ہے جس نے تمام مسلم ممالک کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ ایک اللہ اور ایک رسول اکرم ﷺ اور ایک قرآن پر ایمان ہماری وحدت کی علامت ہے۔ تقریب میں ایران میں پاکستان کے سفیر محمد ابوالفضل، معروف نقاد فتح ملک، مقتدرہ کے صدر نشین افتخار عارف اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔"(۱۰)

ملک کے دیگر اُردو اخبارات، روزنامہ اساس، روزنامہ پاکستان، روزنامہ الاخبار اور روزنامہ خبریں نے بھی تقریب کی روداد کے اہم پہلوؤں کو نمایاں کر کے شائع کیا۔ ملک کے انگریزی اخبارات نے بھی تقریبِ رونمائی کو شائع کیا۔ روزنامہ "دی نیشن" نے لکھا:

"Farhange Mushtarak launched

ISALAMABAD (PR) The launching ceremony of farhang-e-mushtarak was held here Monday. Sahiekh Rashid Ahmed, Fedral Minister for Culture and Tourism was the Chief Guest on the occasion. ------ Among the speakers included Agha Zou Ilm, Dr Arif Noshahi, Muhammad abu Alfazal, Prof Fateh Muhammad Malik, and Dr Gohar Noshahi. A wel known urdu poet Sarfaraz Shahid and Dr. Muhammad Hussain Tasbihi paid poetical tributes to the author. Abualfazal enumirated the research work of Dr. Guhar Noshahi and congratulation him on his on his recent work. Farhan e Mushtarak published by NLA .Prof. Fateh Muhammad Malik reiterated the fact that "Farhang e Mushtarak" consist of the golden page of the book our past. Agha Zou Ilm said Language is always the honor of a nation and Farhang e Mushtarak is is the fountainhead of our language. The chief gust Sh. Rashid Ahmed Fedral Minister, Culture and Tourism congratulated Dr. Nushahi and Mr. Iftikhar Arif, Cahairman NLA on published Farhang e Mushtarak. (11)

روزنامہ "دی مسلم" نے کتاب کی رونمائی پر ایک طویل تبصرہ کیا اور شرکاء کی تصاویر بھی نمایاں طور پر شائع کیں۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اخبار نے جو خبر شائع کی اس کے چند اقتباسات یہ ہیں۔

"Dictionary of common words in ECO region launched

Islamabad, oct 13: ......The ceremony was arranged by Dafter -e- Saqafti Numainda Islamic Republic Iran, NLA & Cultural Assiation of ECO countries. The speakers included Aagha Zou Ilm, Dr. Arif Noshahi, Muhammad Abul Fazal, Prof. Fateh Muhammad Malik and Dr. Guhar Noshahi...... Abul Fazal enumerated the research work of Dr. Guhar Noshahi and congratulated him on his work Farhan e Mushtrak published by NLA...... Sh Rashid Ahmed, congratulated Dr Nushahi and Iftikhar Arif on publishing Farhang e Mushtarak.He pointed out the use of common words by different nations of Central Asia centuries ago which resulted aue to cultural association of the people of these

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

nation...... "Farhang e Mushtarak" shell play a vital role in achiieving it..Iftikhar Arif said: "A language plays a fundametal role in every culture and "Farhang e Mushtarak" has helped us to achieve this end" /he said there can't be two opinions on this conclusion that ECO countries are in fact different facts of one culture and "Farhang e Mushtarak has given authenticity to it.(12)

"دی نیوز" اسلام آباد نے بھی تقریب کے بارے میں لکھا:

"Farhan e Mushtarak.....

a step toward greater ECO harmony

ISLAMABAD: Minister for Culture Shiekh Rashid Ahmed was addressing the book launching ceremony of Farhang e Mushtarak ----- a completion of 5500 common words currently used in the ECO counties..... He appreciates the effort s of Dr Guhar Noshahi for exploring the common grounds, hoping it will inspire other writers to come forward in uniting the countries through culture. The 560-pages glossary brings linguistically together all the ECO countries (13)

انگریزی روزنامہ "دی پاکستان ٹائم" نے بھی باتصویر خبر شائع کی۔ وفاقی وزیرِ ثقافت اور دیگر شرکاء کے ڈاکٹر گوہر نوشاہی کی اس کتاب کے لئے تالیفی خدمات کو سراہا اور مبارک باد دی۔

فرہنگِ مشترک کا مختصر تنقیدی جائزہ معیار و اہمیت کو الگ سے بیان کیا جائے گا، تاہم مندرجہ پس منظر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کتاب اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ مختلف ممالک کے سفیروں نے اس تقریب میں شرکت کی۔ پاکستان میں بھی یہ رونمائی سرکاری سطح پر ہوئی۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے پاکستان کے وقار میں اضافہ کیا۔ ای سی او کے دس ممالک کے شہروں کی مختلف لائبریریوں، کالجز اور ہونیورسٹیوں میں یقیناً اس کتاب کے نسخے موجود ہوں گے، یہ پاکستان کے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔

فرہنگ مشترک کا پیش لفظ مُلک کے نامور شاعر اور ادیب افتخار عارف نے لکھا، جو اُن دنوں مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کے صدر نشین تھے۔ انھوں نے کتاب کے دو صفحات پر مشتمل، 45 سطروں اور 10 چھوٹے بڑے پیراگراف میں ایک جامع پیش لفظ لکھا ہے۔ پہلے پیرا میں انھوں نے ای سی او ممالک کے باہمی تعلقات کے پس منظر اور پیش منظر کو بیان کیا۔ دوسرے پیرا میں انھوں نے خاص طور پر فارسی زبان کی علمی، تہذیبی اور مکالماتی حیثیت کی اہمیت کو بیان کیا۔ مزید براں ترکی میں عہدِ عثمانی تک زبان کا رسم الخط عربی ہونے کی وجہ سے فارسی زبان کے عمل دخل کا ذکر کیا ہے۔ فارسی زبان کو ای سی او ممالک کا مشترکہ ثقافتی ورثہ قرار دیتے ہیں۔ تیسرے پیرا میں انھوں نے بتایا کہ ہم کیسے پچھلی نصف دہائی تک اپنے ثقافتی ورثے کو بھلا بیٹھے:

> "گزشتہ پچاس برسوں میں ہم اپنے اس عظیم ثقافتی ورثے سے دُور رہے اور بڑی حد تک رفتہ رفتہ اسے فراموش کر بیٹھے۔ زیرِ نظر کتاب "فرہنگِ مشترک" نے ہمیں پھر سے اپنے اس گُم شدہ ثقافتی، لسانی اور فکری سرمائے کی بازیافت کا احساس دلایا ہے۔ اس کتاب کے مولف ڈاکٹر گوہر نوشاہی پاکستان کے ممتاز محققین اور اہلِ قلم میں سے ہیں۔ انھوں نے اس کام میں جس محنت اور عرق ریزی کا ثبوت دیا ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔ لسانی حوالہ ثقافت شناسی کا ایک پہلو ہے۔ ہم اس کی مدد سے بعض اہم پہلوؤں کی طرف بھی جاسکتے ہیں۔(۱۴)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol 5 No.4 2021

چوتھے پیرا میں وہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی کو اسی طرح کے مزید تحقیقی کام کرنے کی اُمید کے ساتھ خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ پانچویں پیرا میں انھوں نے فرہنگ مشترک پڑھنے والوں سے گزارش کی ہے کہ اگر اس فرہنگ میں کوئی غلطی ہو یا اس میں کوئی بہتری کی گنجائش ہو تو وہ ہمیں آگاہ کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں ترمیم و تصحیح کی جاسکے۔ چھٹے پیرا کی تین لائنوں میں انھوں نے ای سی او ممالک کے متعین اہل سفارت کاروں کا شکریہ ادا کیا ہے جنھوں نے اس منصوبے میں دلچسپی لی اور معاونت کی۔ ساتویں پیرا میں انھوں نے ڈاکٹر احمد حسن دانی کی احسان مندی کا اعتراف کیا جنھوں نے تکمیلِ فرہنگ کے ہر قدم پر رہنمائی فرمائی۔ محترمہ نائلہ چوہان ڈائریکٹر سی اے او کا شکریہ ادا کیا، جنھوں نے ماخذات کی فراہمی میں مدد کی۔ آٹھویں پیرا میں انھوں نے فرہنگِ مشترک کو ایک بنیادی کام قرار دیا ہے اور ایسے مزید منصوبوں پر کام کرنے کا اعادہ کیا۔ نویں پیرا میں انھوں نے فرہنگ کی تکمیل میں مددگار اصحاب جناب تاش مرزا، آقای اسد اللہ محقق، جناب شاہ مردان قلی مرادی، جناب جاندوس، ڈاکٹر امتیاز بیگم، ڈاکٹر علی رضا نقوی، ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی خانم نگار خال مرزا اور ڈاکٹر شاہد لطیف کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے فرہنگ کے مختلف مراحل میں بھرپور ساتھ دیا۔ آخری ڈیڑھ لائنوں میں وہ کہتے ہیں:

> "پاکستان کے جشنِ طلائی کے موقع پر اس کتاب کی اشاعت مقتدرہ قومی زبان کے لئے باعثِ اعزاز ہے۔" (۱۵)

افتخار عارف نے پیش لفظ میں کتاب کی تحسین، اہمیت اور مولف کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ تمام پہلوؤں کا خوبصورتی سے احاطہ کیا ہے۔ ملتِ اسلامی کے خیر خواہ نظر آئے۔ الفاظ کا چناؤ سادہ اور باوقار ہے جسے عام پڑھا لکھا قاری بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ پورے پیش لفظ میں ایک عاجزانہ پن نظر آتا ہے۔ انھوں نے اس تحریر میں اپنی علمی و ادبی اہمیت منوانے کی بجائے زیادہ تر اس کتاب کی معاونت میں جُڑے ہر شخص کو یاد رکھا اور اُن کا شکریہ ادا کرتے رہے اور آخر میں حب الوطنی کا اظہار کیا۔ فرہنگِ مشترک کا مقدمہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے لکھا ہے۔ انھوں نے مقدمہ میں الفاظ کے چناؤ میں اپنے نام کی طرح گوہر ہی پروئے ہیں۔ ایک سیر حاصل گفتگو ہے۔ مقدمہ میں دی گئی معلومات اس بات کی غماز ہیں کہ ڈاکٹر نوشاہی کے مطالعہ کا کینوس کتنا کشادہ ہے۔ لسانی تحقیق و تاریخ اُن سے چھپ نہیں سکتی۔ سات صفحات پر مشتمل مقدمہ میں 17 چھوٹے بڑے پیراگراف ہیں۔ کُل 166 سطور ہیں۔ کتاب کے صفحات کا حوض سائز 11.517x سینٹی میٹر ہے۔ مقدمہ کے پہلے پیراگراف کی 10 لائنوں میں ECO (تنظیم برائے اقتصادی تعاون)، جو RCD تنظیم کی توسیع اور ایک نئی شکل ہے، کا تعارف پیش کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ اِن اسلامی ممالک کا جو باہمی لسانی و ثقافتی تعلق رہا تھا اُس کا بُھولا ہُوا افسانہ یاد کرایا ہے اور کمال ذہانت سے اقبال کی پیشگوئی کا حوالہ ڈھونڈ لائے:

> "یہ ایک طرح سے مغربی برصغیر، مشرقِ وسطیٰ اور مرکزی ایشیا کے درمیان پرانے نسلی، ثقافتی اور اقتصادی روابط کا احیا ہے جو وقت اور حالات کی بے اعتنائی سے منجمد ہو گئے تھے۔ شاعرِ مشرق نے "آملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک" کی پیش گوئی اسی دن کے لئے کی تھی۔ تاریخ اپنے اوراق اُلٹتی ہی نہیں پلٹتی بھی ہے۔ ای سی او کا وجود اسی تاریخی عمل کا حصہ ہے۔" (۱۶)

دوسرے پیراگراف کی 9 سطروں میں ای سی او ممالک کے باہمی تہذیب اور ثقافتی تعلقات کو تاریخی حوالے سے ثابت بھی کیا ہے:

> "۔۔۔پاکستان اور مرکزی ایشیا کے تہذیبی اور ثقافتی تعلقات بھی صدیوں نہیں ہزاروں سال پُرانے ہیں۔ موجودہ ترکمانستان کے قدیم آثار سے موہنجو داڑو کی مُہروں کی دریافت اس بات کا ثبوت ہے کہ سرزمین پاکستان اور ترکمانستان کے تعلقات کا زمانہ پہلی صدی قبل مسیح تک جا پہنچا ہے۔ اسی طرح دوسری صدی عیسوی میں قرغرستان اور تاکستان میں گندھارا تہذیب کے مجسموں کی موجودگی ٹیکسلا سے دستیاب ہونے والے طلائی زیورات کا قرغرستان کے اساطیری گھوڑے کا نقش چیلاس کی چٹانوں پر پایا جانا، سرزمین پاکستان اور ان ممالک کے درمیان روحانی، ثقافتی اور تہذیبی فاصلوں کو کم کرتا نظر آتا ہے۔"(۱۷)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

چوتھے پیراگراف کی 12 سطور میں انھوں نے ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی میں ترک قبائل کا گلگت اور ہنزہ میں آمد، سبتگین اور محمود غزنوی کے حملوں کے اثرات سے تہذیبی تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش اور مسعود سعد سلمان کے کلیات کا حوالہ بھی دیا۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے تاریخ اسلام سے بھی کافی آشنا نظر آتے ہیں:

"برصغیر میں اسلامی سیاست جنوب کی سمت سے داخل ہوئی لیکن اسلامی ثقافت شمال سے پہنچی اور اس کا منبع یقیناً مرکزی ایشیا کی موجودہ نو آباد ریاستیں تھیں۔"(۱۸)

مقدمے کے پانچویں پیراگراف کی 6 لائنوں میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مغلیہ دور مرکزی ایشیائی تہذیب کا نقشِ ثانی ہے۔ چھٹا پیراگراف کچھ طویل 21 لائنوں پر مشتمل ہے۔ اس پیرا میں گوہر نوشاہی نے مغلیہ دور کے خاتمے کے بعد مرکزی ایشیا میں قائم ہونے والی تجارتی منڈیوں کی نشان دہی کی ہے۔ ڈاکٹر احمد دانی نے برِصغیر کی قدیم زبان پشاوری ہند کو کو زبانِ رابطہ قرار دیا ہے۔ گوہر نوشاہی نے حسن دانی کی بات میں اپنی تحقیق کی روشنی میں مزید اضافہ کیا اور اسی پیرا میں بتایا کہ:

"میرے خیال میں اس لسانی ثقافت میں داد ستد اور لین دین کا فریضہ برصغیر کی دیگر نسبتاً بڑی اور اہم زبانوں نے بھی ادا کیا، جن میں پنجابی اور سندھی زبانیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ تاریخ بیہقی کے مطالعے اور غزنوی عہد کے شعراء کے کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ برصغیر کی زبانوں بالخصوص پنجابی اور سندھی کے الفاظ اس عہد کے اہل فکر و دانش کی تحریروں میں رواج پا چکے تھے۔"(۱۹)

حسن دانی سے اختلافِ رائے کرنے کے بعد اس خیال کی تصدیق کے لئے انھوں نے مقدمے میں ہی کچھ الفاظ کی مثالیں بھی دیں ہیں۔ وہ بتاتے ہیں یہ مذکورہ ممالک مشترک لسانی ثقافت اپنائے ہوئے تھے۔ بہت سے الفاظ پنجابی کے زبان کے موجودہ تلفظ اور فارسی کے مطابق ہیں:

"مثال کے طور پر فارسی کے الفاظ سیر، تنور، وقت، مرہم، باغبان، قہر وغیرہ مذکورہ بالا زبانوں میں یکساں طور پر سیل، تندور، وخت، ملھم، باغوان، اور قار وغیرہ لکھے بولے جاتے ہیں۔ اسی طرح آذری اور پنجابی دونوں میں زنگ کو جنگ اور زنگار کو جنگار کہتے ہیں۔ تاجکی زبان کی لوک شاعری اور اور قدیم رباعیات میں پودینہ، بیبہ پالک، چوکی، گولا، گاڑی، سرمہ دانی، چمکلی (چمپا کلی) حمیل، (زیور) پلنگ جیسے الفاظ کی موجودگی اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔ عہد غزنوی میں مرکزی ایشیا اور ماوراء النہر سے تعلق رکھنے والے شعراء نے اپنے کلام میں بت، چندن، کوتوال، کٹار اور پانی جیسے الفاظ یقیناً اپنے کلچر سے ہی حاصل کیے ہوں گے۔"(۲۰)

مقدمے کے ساتویں پیرا کی 15 سطور ہیں۔ یہاں سے گوہر نوشاہی نے فرہنگ کے اصل منظر پر روشنی ڈالنا شروع کی ہے۔ انھوں نے ایک بار پھر یہ بتایا ہے کہ اس فرہنگ کی تیاری میں فارسی زبان کی روایت سے رجوع کرنا ناگزیر تھا۔ کیونکہ ای سی او ممالک کے مابین فارسی ہی سب سے زیادہ سمجھی اور اور بولی جاتی تھی۔ گوہر نوشاہی کی یہ بات اس لئے بھی درست مانی جاسکتی ہے کہ افغانستان، ایران اور تاجیکستان میں دورِ حاضر یعنی آج بھی فارسی کو قومی زبان کا درجہ حاصل ہے۔ ہم اگر خود بھی غور کریں تو پاکستان میں جو اُردو بول چال ہے اُس میں بھی ہم لاشعوری طور پر فارسی کے بہت سارے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اُردو کا وجود فارسی کے بنا نامکمل ہے۔ مختصراً اس پیرا میں گوہر نوشاہی نے فارسی کے پس منظر کو، فرہنگ مشترک کی تیاری کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ فارسی کی بنیادی اہمیت کا ذکر اس طرح کرتے ہیں:

"رسم الخط تبدیل ہو گیا لیکن مرکزی ایشیا کی زبانوں نے اپنے ذخیرہ الفاظ کو فارسی زبان سے محروم نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ پون صدی کی لاتعلقی کے باوجود مرکزی ایشیا کی زبانوں میں فارسی الفاظ کی تعداد قابلِ توجہ حد تک موجود ہے۔ مرکزی ایشیا میں فارسی زبان کے خوابیدہ چشموں کی تلاش کا کام بعض دیگر ممالک میں بھی شروع ہو چکا ہے۔"(۲۱)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

آٹھویں پیرا کی 5 لائنوں میں وہ بتاتے ہیں کہ فرہنگِ مشترک کی تدوین اسی مشترکہ ورثے کی نشاندہی کرنا ہے۔نویں پیرا کی 15 لائنوں میں انھوں نے ای سی او ممالک میں بولی جانے والی زبانوں کے نام بتائے ہیں۔ایک اہم بات یہ بتائی کہ فرہنگ کی تدوین کرتے وقت لہجوں اور تلفظ کی ترتیب کیسے رکھی گئی ہے:

"۔۔۔زیرِ نظر فرہنگ میں تلفظ اور لہجوں کو سامنے نہیں رکھا گیا یہ بنیادی طور پر مشترک اور یکساں الفاظ کا مجموعہ ہے۔بعض الفاظ یکساں تو ہیں لیکن ان کے معنی اور محل میں فرق آگیا ہے۔کوشش کی گئی ہے کہ ایسے الفاظ سے صرفِ نظر کیا جائے۔" (۲۲)

دسویں پیرا کی 14 لائنوں میں انھوں نے اُس طریقہء کار سے آگاہ کیا ہے جو فرہنگِ مشترک کی تیاری میں اپنایا گیا ہے۔سب سے پہلے اُردو اور فارسی کے ہم معنی الفاظ کو تلاش کیا اور فہرست تیار کی۔اس مقصد کے لئے عبد اللہ خویشگی کی "فرہنگِ عامرہ" کو بنیاد بنایا۔پھر گوہر نوشاہی نے ای سی او ممالک کی مختلف فرہنگوں کی جمع آوری کی جس میں بہت مشکلات تھیں۔ترکی اور فارسی کے علاوہ کسی ملک کی کوئی قابلِ ذکر فرہنگ موجود نہ تھی۔اس پیرا پر غور کریں تو ہمیں احساس ہو گا کہ مولف بے شمار کٹھن مراحل سے گزرا ہے۔یہ کوئی عام تالیف نہیں تھی،لیکن اس غیر معمولی کام کے لئے گوہر نوشاہی نے استقامت،ہمت اور ایک سخت جان محقق بن کر کام کیا۔گیارویں پیرا میں انھوں نے اس سی او کے دس ممالک کے اُن دس محققین اور معاونین کے نام لکھے ہیں جنھوں نے اس تالیف میں بھرپور حصہ ڈالا۔دس میں سے دو،اردو اور آذری زبان،کے لئے ڈاکٹر گوہر نوشاہی نامزد محقق تھے۔باروہیں سے پندرویں پیرا تک کی 31 سطور میں انھوں نے اس فرہنگ کی تیاری میں تعاون کرنے والوں کے نام اور کام کی نوعیت کا صرف بتایا ہی نہیں بلکہ اُن کی تعریف بھی کی اور شکریہ بھی ادا کیا۔ان لوگوں کے کچھ اہم نام یہ ہیں:

اکرام اللہ مسعود(قازقستان)،باتر یوسبوف اور قلی مرادی(ترکمن زبان)، ڈاکٹر اے بی اشرف،ڈاکٹر شبلی صدیق،محترمہ نائلہ چوہان(وزارتِ امورِ خارجہ پاکستان)،نذر عباس سفیر،جاوید حفیظ،بزرگ محقق اور تاریخ دان ڈاکٹر احمد حسن دانی،ڈاکٹر غلام علی اور ڈاکٹر جواد حدیدی۔افتخار عارف،محمد اسلام نشتر،نبلیٰ پیرزادہ (مقدمے کی انگریزی مترجم)،عبدالرحیم خان،تصدق حسین راجا،سعید احمد خان،

سولویں پیرا میں اپنے بارے میں بتاتے ہوئے گوہر نوشاہی کہتے ہیں:

"اپنے کام کے بارے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ مقتدرہ میں آج ایک عظیم منصوبے کی ابتدا ہو رہی ہے۔جو وقت کے ساتھ ساتھ وسعت اختیار کرے گا اور اس کی خوشبو دُور دُور تک پھیلے گی۔گزشتہ ڈیڑھ سو سال کے بظاہر تعطل کے باوجود ای سی او ممالک کے درمیان زبان ودل کے جو پائیدار رشتے موجود ہیں یہ فرہنگ انہی کی ایک صدائے بازگشت ہے۔"(۲۳)

ڈاکٹر گوہر نوشاہی اس کام کے حوالے سے آج تک "گوہرِ یکتا" ہی ہیں۔کیوں کہ جس عظیم منصوبے کے آغاز کی بات انھوں نے کی تھی وہ آج تک اُن کی فرہنگِ مشترک تک ہی محدود ہو کر رہ گیا۔اس کام کو مزید بڑھانے کے لئے ہمیں کوئی اور "گوہرِ ثانی" نہیں ملا۔بقول اقبال:

نہ اُٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گلِ ایراں وہی تبریز ہے ساقی(۲۴)

جب کتاب کو دائیں جانب سے کھولیں تو انگریزی میں CONTENTS ہیں۔Foreword ڈاکٹر احمد حسن دانی نے لکھا ہے۔دو صفحات،تین پیراگراف اور لائنوں پر مشتمل ہے اور آخر میں اُن کے انگریزی میں دستخط ہیں۔شروع کے دو پیراگراف میں انھوں نے ای سی او ممالک میں ثقافت ملتِ اسلامیہ کی روایات اور مشترکہ ماضی کی جانب اشارے کیے ہیں۔آخری پیرا میں انھوں نے ڈاکٹر گوہر نوشاہی کی خدمات کو سراہتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"Language being the primary vehicle of culture, it is through this medium that we are enable to rediscovery our commn bonds of relation. it is to this task of rediscovery that Dr. Gauhar Naushahi has devoted his energy to rejoin the broken threads by words

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

common in the E.C.O countries. Perhaps his efforts wil awaken new consciousness among the people of E.C.O countries that all have inseprable bond of brotherly relations and to remind us all that boold is thicker than water.For this onerous service we all are indebted to Dr. Naushahi and hope he will continue his research and enrich knowledge."(25)

افتخار عارف کا پیش لفظ اور ڈاکٹر گوہر نوشاہی کے مقدمے کا انگریزی ترجمہ بھی حسن دانی کے Forward کے بعد کیا گیا ہے۔ڈاکٹر گوہر نوشاہی کے مقدمے کے بعد قاری کی سہولت کے لئے ایک صفحہ پر ”نقلِ حرفی کا طریقہ کار“ بتایا گیا ہے اس طریقہ کار میں بہترین لسانی ٹیکنیک استعمال کی گئی ہے:

”زیرِ نظر فرہنگ میں اردو الفاظ کی نقل کے لئے ڈاکٹر انیس خورشید کا وضع کردہ کوڈ استعمال کیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

اردو	انگریزی	اردو	انگریزی	اردو	انگریزی	اردو	انگریزی
آ	a	جھ	jh	ڑھ	rh	ق	q
الف	a	چ	ch	ز	z	ک	k
ب	b	چھ	chh	ژ	zh	کھ	kh
بھ	bh	ح	h	س	s	گ	g
پ	p	خ	kh	ش	sh	گھ	gh
پھ	ph	د	d	ص	s	ل	L
ت	t	دھ	dh	ض	z	م	m
تھ	th	ڈ	d	ط	t	ن	n
ٹ	t	ڈھ	dh	ظ	z	ں	n
ٹھ	th	ذ	z	ع	a	و	v
ث	s	ر	r	غ	g	ہ	h
ج	j	ڑ	r	ف	f	ی	i
						ے	y

1)نشان زدہ(*)اسمائے معرفہ میں زیر کے ساتھ الف کے لئے i کی علامت استعمال کی گئی ہے۔

2)اسمائے معرفہ میں پیش کے ساتھ ”الف“ اور ”ع“ کے لئے زیرِ استعمال ابجد رمزی کی بجائے U کی علامت، زبر کے لئےَ a کی علامت، زیرِ کے لئے e کی علامت، پیشُ کے لئے u کی علامت اور دو زبروںً کے لئے an کی علامت استعمال کی گئی ہے۔“(۲۶)

آخر میں ہم فرہنگ کے کچھ نمونے ”آ“ سے ”ے“ تک دیکھتے ہیں تاکہ فرہنگ کی اندرونی ساخت و عملی شکل واضح ہو سکے۔

نقل	قرغیز	قازق	فارسی	دری	ترکمن	ترکی	تاجکی	آذری	ازبیکی	اُردو

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

حرفی	قرغستان	قازقستان	ایران	افغانستان	ترکمانستان	(ترکی)	تاجکستان	آزربائجان	ازبکستان	(پاکستان)
Abad	آباد	آباد	آباد	آباد	آباد	آباد	آباد	آباد	آباد	آباد
Ajal	اجل	اجل	اجل	اجل	اجل	اجل	اجل	اجل	اجل	اجل
Baleg	بالغ	بالغ	بالغ	بالغ	بالغ	بالغ	بالغ	بالغ	بالغ	بالغ
Pedar	پدر	پدر	پدر	پدر	پدر	پدر	پدر	پدر	پدر	پدر
Takht	تخت	تخت	تخت	تخت	تخت	تخت	تخت	تخت	تخت	تخت
Sawab	ثواب	ثواب	ثواب	ثواب	ثواب	ثواب	ثواب	ثواب	ثواب	ثواب
Jam	جام	جام	جام	جام	جام	جام	جام	جام	جام	جام
Chini	چینی	چینی	چینی	چینی	چینی	چینی	چینی	چینی	چینی	چینی
Hasel	حاصل	حاصل	حاصل	حاصل	حاصل	حاصل	حاصل	حاصل	حاصل	حاصل
Khas	خاص	خاص	خاص	خاص	خاص	خاص	خاص	خاص	خاص	خاص
Dard	درد	درد	درد	درد	درد	درد	درد	درد	درد	درد
Zekr	ذکر	ذکر	ذکر	ذکر	ذکر	ذکر	ذکر	ذکر	ذکر	ذکر
Ray	رائے	رائے	رائے	رائے	رائے	رائے	رائے	رائے	رائے	رائے
Zamin	زمین	زمین	زمین	زمین	زمین	زمین	زمین	زمین	زمین	زمین
Saqi	ساقی	ساقی	ساقی	ساقی	ساقی	ساقی	ساقی	ساقی	ساقی	ساقی
Shaer	شاعر	شاعر	شاعر	شاعر	شاعر	شاعر	شاعر	شاعر	شاعر	شاعر
Saban	صابن	صابن	صابین	صابن	صابن	صابن	صابن	صابن	صابون	صابن
Zaman	ضامن	ضامن	ضامن	ضامن	ضامن	ضامن	ضامن	ضامن	ضامن	ضامن
Talaq	طلاق	طلاق	طلاق	طلاق	طلاق	طلاق	طلاق	طلاق	طلاق	طلاق
Zulum	ظلم	ظلم	ظلم	ظلم	ظلم	ظلم	ظلم	ظلم	ظلم	ظلم
Ayab	عیب	عیب	عیب	عیب	عیب	عیب	عیب	عیب	عیب	عیب
Gani	غنی	غنی	غنی	غنی	غنی	غنی	غنی	غنی	غنی	غنی
Farq	فرق	فرق	فرق	فرق	فرق	فرق	فرق	فرق	فرق	فرق
Qarar	قرار	قرار	قرار	قرار	قرار	قرار	قرار	قرار	قرار	قرار
Kasa	کاسہ	کاسہ	کاسہ	کاسہ	کاسہ	کاسہ	کاسہ	کاسہ	کاسہ	کاسہ
Gada	گدا	گدا	گداگر	گداگر	گداگر	گداگر	گداگر	گداگر	گداگر	گداگر
Lebas	لباس	لباس	لباس	لباس	لباس	لباس	لباس	لباس	لباس	لباس
Mesl	مثل	مثل	مثل	مثل	مثل	مثل	مثل	مثل	مثل	مثل
Naraz	ناراض	ناراض	ناراض	ناراض	ناراض	ناراض	ناراض	ناراض	ناراض	ناراض
Vajah	وجہ	وجہ	وجہ	وجہ	وجہ	وجہ	وجہ	وجہ	وجہ	وجہ
Hunar	ہنر	ہنر	ہنر	ہنر	ہنر	ہنر	ہنر	ہنر	ہنر	ہنر

Yar	یار	یار	یار	یار	یار	یار	یار	یار	یار	یار

کتاب کے دونوں جانب سرورق ہیں۔دائیں طرف اُردو کا اور بائیں طرف انگریزی کا،لیکن اُردو کی طرف ای سی او تنظیم کا نیلا مونو گرام ہے اور انگریزی کی طرف مونو گرام موجود نہیں۔دونوں طرف لیمی نیشن سرورق کا رنگ ہلکا زردی مائل ہے۔اُردو سرورق کے دائیں جانب سب سے اوپر پاکستان کی پچاس سالہ تقریبات کا رنگین مونو گرام بھی ہے۔کتاب کا نام،مولف اور مقتدرہ کا نام کالے رنگ میں لکھا ہے۔کتاب کی جلد کا سائز 5.5 x 8.9 سینٹی میٹر ہے۔طبع اول 1997ء،تعداد ایک ہزار،فنی تدوین نبیلیٰ پیرزادہ،مطبع ایس ٹی پرنٹرز گوالمنڈی،راولپنڈی،قیمت 125 روپے ہے۔

الغرض فرہنگ مشترک اپنی نوعیت کی ایک اہم فرہنگ ہے جو ای سی او ممالک کی لسانی،تاریخ اور ثقافتی اعتبار سے یکجہتی کی مثال ہے۔ابھی ایسی مشترکہ کوششوں کی مزید گنجائش بھی موجود ہے لیکن تاحال ڈاکٹر گوہر نوشاہی جیسا جذبہ تحقیق رکھنے والے نظر نہیں آتے۔

حوالہ جات

۱۔علامہ اقبال ڈاکٹر،کلیاتِ اقبال،نظم خلوت،مشمولہ ضربِ کلیم،لاہور،اقبال اکیڈمی،ص:۶۰۶

۲۔محمد افضل صفی،ڈاکٹر گوہر نوشاہی بحیثیت محقق،راولپنڈی۔الفتح پبلیکیشنز،۲۰۱۰ء،ص:۸۷

۳۔محمد افضل صفی،ڈاکٹر گوہر نوشاہی بحیثیت محقق،راولپنڈی۔الفتح پبلیکیشنز،۲۰۱۰ء،ص:۸۸

4. http//www.eco.int Economic Copertion Organization

۵۔روزنامہ جنگ،راولپنڈی،بروز جمعہ،۱۰۔اکتوبر ۱۹۹۷ء

۶۔روزنامہ پاکستان،اسلام آباد،بروز جمعہ،۱۰۔اکتوبر ۱۹۹۷ء

7.Daily "The Pakistan Time" Friday, October 10,19977۔.

8.Pakistan Observer" Friday, October 10,1997 .

۹۔روزنامہ ”جنگ“،راولپنڈی،بروز منگل،14 اکتوبر ۱۹۹۷ء

۱۰۔روزنامہ ”نوائے وقت“،راولپنڈی،بروز منگل،14 اکتوبر،۱۹۹۷ء

11.Daily "The Nation"Friday, October 10,1997 .

12. Daily "The Muslim"Friday, October 10, 1997.

13.Daily "The News "Friday, October 10,1997.

۱۴۔افتخار عارف،پیش لفظ،فرہنگ مشترک،تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،۱۹۹۷ء،ص:۳

۱۵۔افتخار عارف،پیش لفظ،فرہنگ مشترک،تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،۱۹۹۷ء،ص:۴

۱۶۔گوہر نوشاہی ڈاکٹر،مقدمہ فرہنگِ مشترک،تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،۱۹۹۷ء،ص:۷

۱۷۔گوہر نوشاہی ڈاکٹر،مقدمہ فرہنگِ مشترک،تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،۱۹۹۷ء،ص:۸

۱۸۔گوہر نوشاہی ڈاکٹر،مقدمہ فرہنگِ مشترک،تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،۱۹۹۷ء،ص:۸

۱۹۔گوہر نوشاہی ڈاکٹر،مقدمہ فرہنگِ مشترک،تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،۱۹۹۷ء،ص:۹

۲۰۔گوہر نوشاہی ڈاکٹر،مقدمہ فرہنگِ مشترک،تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،۱۹۹۷ء،ص:۹

۲۱۔گوہر نوشاہی ڈاکٹر،مقدمہ فرہنگِ مشترک،تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،۱۹۹۷ء،ص:۱۰

۲۲۔گوہر نوشاہی ڈاکٹر،مقدمہ فرہنگِ مشترک،تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،۱۹۹۷ء،ص:۱۰

۲3۔گوہر نوشاہی ڈاکٹر،مقدمہ فرہنگِ مشترک،تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان پاکستان،۱۹۹۷ء،ص:۱۳

۲۴۔علامہ اقبال ڈاکٹر،کلیاتِ اقبال،غزل،مشمولہ بالِ جبریل،لاہور،اقبال اکیڈمی،ص 351

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.4 2021

25.Ahmed Hasan Dani,Dr,Foreward, Farhang e Mushtarak,Compiled by Dr Gohar Noshahi,Islamabad,National Language Authority,1997,PageNo.6

۲۶۔ گوہر نوشاہی ڈاکٹر، فرہنگِ مشترک، تالیف ڈاکٹر گوہر نوشاہی، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، 1997ء، ص:14